© rasailojaraid.com

تصریحات

۱۹۶۵ء میں ہمارے جیالے فوجیوں نے بھارتی جارحیت کا منہ توڑ جواب دیتے ہوئے اس کے ناپاک عزائم کو خاک میں ملا دیا ——— اور ہمیں یہ سوچا کرتا تھا کہ شاید قدرت اس خطۂ پاکستان کو ایک عظیم اسلامی مملکت بنانا چاہتی ہے۔ جبھی تو اپنے مقابلے میں تین گنا طاقت اور وسائل رکھنے والے ملک کو شکست کی ذلت سے دوچار ہونا پڑا ——— لیکن اس کے ساتھ ساتھ یہ احساس بھی شدید تر تھا کہ بتوں کے پجاریوں کو ایک اسلامی مملکت پر حملہ کرنے کی جرأت صرف اس لئے ہوئی کہ وہ یہ سمجھتے تھے کہ یہ ملک جسے "لا الٰہ الا اللہ" کی بنیاد پر حاصل کیا گیا تھا، اس کی دیواریں تو استوار کر دی گئی ہیں لیکن اس کی بنیاد پر آج تک کسی نے توجہ نہیں دی اور یہ ان روایات کا امین ثابت نہیں ہو سکا جو ماضی میں فاروقِ اعظمؓ جیسے سیاستدانوں اور خالدؓ بن ولید جیسے مجاہدوں کا حصہ تھیں ——— اور قدرت کی طرف سے یہ ایک انتباہ ہے کہ اگر ہم نے اللہ کے نام پر بنائے جانے والے اس ملک میں اللہ کی حکمرانی قائم نہ کی تو بھارت کے علاوہ کئی دوسری اسلام دشمن طاقتیں بھی اسے تر نوالہ سمجھنے میں حق بجانب ہونگی۔

لیکن ہم نے اس انتباہ کا کوئی نوٹس نہ لیا ——— بعد کے پانچ سالوں میں ہم نے جو کچھ کیا وہ یہ تھا کہ بدستور اس بنیاد کی جڑیں کھودنے میں مصروف رہے اور بالآخر بھارت کی سرحدوں سے وہ خوفناک عفریت نمودار ہوا جس نے آدھے ملک کو ہڑپ کر لیا ——— یہ قدرت کی طرف سے ہمارے منہ پر ایک زبردست تھپڑ تھا، لیکن وقت کا حکمران، جو نہ صرف خود شراب میں ڈوبا ہوا تھا بلکہ اس نے قوم کی لٹیا بھی ڈبو دی تھی، خوابِ غفلت سے بیدار ہونے کی بجائے جام پہ جام لنڈھا کر اس تھپڑ کی اذیت کو بھول جانے کی ناکام کوشش کر رہا تھا۔

یہ گویا قدرت کی طرف سے ایک واضح اعلان تھا کہ اگر اب بھی ہم نے اسلام کے دامن میں پناہ نہ لی تو باقی پاکستان کا بھی وہی حشر ہو سکتا ہے جو مشرقی پاکستان کا ہوا ہے ——— لیکن بعد کے حکمران، جن کا اولین فریضہ یہ تھا کہ اپنی لٹی ہوئی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

دولت کو واپس لینے کی تگ و دو کرتے، قوم کو یہ "مخلصانہ" مشورہ دے رہے تھے کہ اس چھن جانے والی متاع کا نام بھی مت لو بلکہ یہ بھی تسلیم کرو کہ یہ دولت کبھی ہماری تھی ہی نہیں ——— یہی نہیں، انہوں نے ہمیں یہ باور کرانے کی کوشش بھی کی کہ ہم احمق تھے کہ اب تک اسلام، اسلام کی رٹ لگاتے رہے، اور یہ کہ ہماری نجات خدائے عزوجل کے بتلائے ہوئے نظام اور محمد عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے طریقے پر چلنے میں نہیں بلکہ مارکس اور لینن کے نظامِ حیات میں ہے ——— پھر پورے پانچ سال تک ہم اس نظامِ حیات کی "برکتیں" سمیٹتے رہے۔

۷۷ء وہ سال ہے جس میں ہمارے حکمرانوں کو بھی ان "برکاتِ وافرہ" سے حصہ ملنا شروع ہوا ہے ——— عوامی دور میں بہائے گئے بے گناہ خون رنگ لا رہے ہیں، پامال عصمتیں نوحہ کناں ہیں اور غنڈہ گردی اور لوٹ مار کے ستائے ہوئے عوام سڑکوں پر نکل آئے ہیں ——— خیبر سے لے کر کراچی تک انسانوں کا ایک ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر ہے جو گزشتہ پانچ سالوں میں ڈھائے جانے والے مظالم کے خلاف مجسم احتجاج بن کر قیادت میں واضح تبدیلی کا مطالبہ کر رہا ہے۔

پاکستان کی تاریخ میں یہ پہلا موقع ہے کہ پاکستان کے عوام خالص اسلامی نظامِ حیات کے حق میں زور شور سے نعرے لگا رہے ہیں۔ اور ان کی یہ توقع بحمد اللہ پوری ہوتی یوں دکھائی دیتی ہے کہ ملک کی تمام دینی اور سیاسی جماعتیں ایک پلیٹ فارم پر جمع ہو چکی ہیں اور ان کا نعرہ بھی ایک ہے۔ اسلام اور صرف اسلام! ——— یہ افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ اسلامی نظامِ حیات کو برپا نہ کرنے کے ذمہ دار صرف حکمران ہی نہ تھے بلکہ سیاسی لیڈروں اور علماء کی باہمی مناقشت بھی اس راہ میں رکاوٹ بنتی رہی ہے ——— اور آج بھی بعض لوگ ایسے موجود ہیں جو کھاتے تو اسلام کے نام پر رہے ہیں اور نعرے سوشلزم کے حق میں لگا رہے ہیں۔ انہیں یہ سوچ لینا چاہیے کہ جب پوری قوم اسلامی نظامِ حیات کو برپا کرنے کا مطالبہ کر رہی ہے، یہ معدودے چند لوگ "یصدون عن سبیل اللہ" کے زمرہ میں آ کر اس کے راستے میں روڑے اٹکانے کی کوشش کر رہے ہیں ——— اسلام تو اب ان شاء اللہ اس ملک میں آ کر رہے گا لیکن یہ لوگ روزِ محشر خدا کو کیا منہ دکھائیں گے؟ اور رحمتِ عالم کا سامنا کیونکر کر سکیں گے؟

وقت کا نقیب پکار پکار کر یہ کہہ رہا ہے کہ ——— اب، اور پھر کبھی نہیں ——— اگر آپ نے اپنی صفوں میں انتشار پیدا نہ ہونے دیا اور متحد اور منظم رہ کر اسلام کو اس ملک میں نافذ کرنے کے لیے کوششیں تیز تر رکھیں تو یقین کامل ہے کہ نہ صرف آپ کا دین اور دنیا سنور جائیں گے بلکہ آپ کی آئندہ نسلیں بھی اس کارنامے پر آپ کو خراجِ تحسین پیش کرتی رہیں گی۔

اللہ تعالیٰ سے ہماری یہ التجا ہے کہ اے اللہ! ہم واقعی اس قدر گنہگار ہیں کہ دینی نظام کی سعادتوں سے بہرہ ور ہونے کا حق نہیں رکھتے، لیکن سب مل کر جھولی پھیلائے ہوئے تیرے کرم کی بھیک مانگتے ہیں ——— تو اس اتحاد کی بدولت ہی جو تیرے نام کا ڈنکا بجانے کے لیے ہم [illegible] کامرانی سے ہمکنار فرما، آمین!

© rasailojaraid.com